❁❁❁ تقریر ❁❁❁

میں اپنا ناصرات کا عہد کیسے پورا کر سکتی ہوں؟

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

پیاری بہنو! مجھے آج جس موضوع پر کچھ کہنے کا موقع ملا ہے وہ ہے۔ **میں اپنا ناصرات کا عہد کیسے پورا کر سکتی ہوں؟**

سب سے پہلے ناصرات کے عہد پر یہ یاد دہانی ضروری ہے کہ ذیلی تنظیموں کے بانی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تمام ذیلی تنظیموں کے لیے عہد مقرر فرمائے۔ ناصرات الاحمدیہ یعنی 7 سال سے 15 سال تک کی احمدی بچیوں کے لیے جو عہد مقرر فرمایا اسے ہم اپنے ہر اجلاس میں تلاوت قرآن کے بعد اور نظم سے قبل کھڑے ہو کر دہراتے اور اس پر پابند رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو یہ ہے۔

”میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لیے ہر وقت تیار رہوں گی اور سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی اور خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہوں گی۔ ان شاء اللہ“

پیاری ناصرات! ناصرات کے اس عہد کی پانچ شقیں ہیں۔ پہلی تین یوں ہیں کہ میں اپنے مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لیے تیار رہوں گی۔ اس میں مذہب اسلام کو قوم اور وطن پر فوقیت دی گئی ہے، دوسرے نمبر پر قوم کو رکھا ہے اور تیسرے نمبر پر وطن ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم کو اپنی قوم تک پہنچا کر اپنے وطن عزیز کو اسلام کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ جو قومیں اپنی قومیت اور وطن کو اپنے مذہب پر فوقیت دیتی ہیں وہ ترقی نہیں کر سکتیں۔

میری عزیز ناصرات! جہاں تک مذہب کا تعلق ہے تو یہ اسلام ہے جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ اس کی الہامی کتاب قرآن کریم ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپؐ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کریم آخری کتاب ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو مذہب لائے وہ امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ یہ مذہب ہمیں جان سے بھی پیارا ہے اس کا کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہماری جان ہے جس کی حفاظت کی خاطر ہم نے پاکستان میں جان کے نذرانے اللہ کے حضور پیش کئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مذہبِ اسلام کے متعلق فرماتے ہیں:

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ 7)

پیاری ناصرات! ہمارے عہد میں مذہب کے بعد قوم کی خدمت کا ذکر ہے۔ اب تو جماعت احمدیہ کو عالمگیر حیثیت حاصل ہو جانے کے بعد ہماری ذیلی تنظیمیں بھی عالمگیر ہو گئی ہیں۔ دنیا کے دور افتادہ علاقوں اور دنیا کے کونوں میں بسنے والی ناصرات کی اپنی اپنی قومیں ہیں جن کی خدمت کرنا وہاں رہنے والی ناصرات کی ذمہ داری ہے۔ ان سے محبت کرنا اور انہیں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانا بھی محبت کے زمرے میں آتا ہے۔ پھر ایک قوم حضرت مسیح علیہ السلام کے عالمگیر جھنڈے تلے تیار ہو رہی ہے۔ اس کی ایک شاخ ہم ناصرات ہیں جن کی خدمت ہماری اولین ذمہ داری ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلی اور بڑی ذمہ داری دنیا بھر میں پھیلی بہنوں کے لئے دعائیں کرنا ہے۔

ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے
شیطاں کی حکومت کو دنیا سے مٹا دیں گے
ہر سمت پکاریں گے دنیا میں نذیر آیا
ہر ایک کو جا جا کر پیغامِ خدا دیں گے

میری ناصرات بہنو! ہمارے عہد میں مذہب اور قوم کی خدمت کے بعد وطن کی خدمت کا ذکر ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وطن سے محبت کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ۔ ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی بس رہی ہیں اپنے وطن کی خدمت کریں۔ ماحول کو مادی اور دینی لحاظ سے پاک صاف رکھیں۔ لڑائی جھگڑے سے پرہیز کریں۔ پُر امن رہیں۔ وطن سے محبت کو ایمان کا جو حصہ قرار ہے اس میں ایمان کے معانی بھی ان و سلامتی کے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اَلْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ کہ مومن وہ ہے جو دوسرے لوگوں کے لئے امن کا باعث بنے۔ وطن کو عزت دینا ہم پر فرض ہے۔

امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانی حکام نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پھر حکام کی اطاعت ہے۔ اس بارے میں آپؐ نے ہمیشہ ہی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ حکام کی اطاعت کرنا تمہارا فرض ہے اور اعلیٰ اخلاق کا یہ تقاضا ہے اور اچھا شہری ہونے کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے افسر کی اطاعت کرو۔ کوئی حبشی غلام بھی تمہارا امیر مقرر ہو جائے، تمہارا افسر مقرر ہو جائے تو اس کی اطاعت کرو اور پھر جس ملک میں رہ رہے ہو جس کے شہری ہو اس سے محبت کرنے کے بارے میں فرمایا کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اس لیے جہاں یہ اخلاق تقاضا کرتے ہیں کہ اپنے افسروں کی اطاعت کرو اور اپنے وطن سے محبت کرو وہاں یاد رکھو کہ یہ چیزیں ایمان کا حصہ بھی ہیں۔ اس لیے ایک مسلمان کو جس ملک میں بھی وہ رہ رہا ہے ملکی قانون کی پابندی کرتے ہوئے امن اور سکون سے رہنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 19 اگست 2005ء)

پیاری بہنو! ہمارے مختصر سے عہد میں چوتھے نمبر پر سچائی پر قائم رہنا ہے۔ یعنی کبھی جھوٹ نہیں بولوں گی۔ نہ گھر میں، نہ سہلیوں سے، نہ بہن بھائیوں سے اور احمدیت کی سچائی کو معاشرہ میں پھیلائیں گی۔

یہی سچائی وہ بیج ہے جس سے نیکیوں کا درخت اُگتا اور پھلتا پھولتا ہے اور جھوٹ وہ زہر ہے جو اس پھل کو پنپنے سے روکتا ہے اس لیے سچائی کو قائم کرنا کسی بھی گھر کے لیے از حد ضروری ہے۔ سچائی پر عمل کرنا، اس کو رواج دینا اور جھوٹ جو کہ شرک خفی کی ایک قسم ہے اس سے اجتناب کرنا ہی ایک ناصرہ کی شان ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19۔ اکتوبر 2003ء کو لجنہ و ناصرات یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر فرمایا۔
”سچ ایک ایسی بنیادی چیز ہے کہ اگر یہ پیدا ہو جائے تو تقریباً تمام بڑی بڑی برائیاں ختم ہو جاتی ہیں اور نیکیاں ادا کرنے کی توفیق ملنا شروع ہو جاتی ہے۔“

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا ست کبھی گام نہ ہو

ناصرات بہنو! پانچویں اور آخری بات جس کا ہم اپنے عہد میں اقرار کرتی ہیں وہ خلافت احمدیہ کو دوام دینے کے لیے ہر وقت ہر قسم کی قربانی دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت جیسی عظیم نعمت سے نوازرکھا ہے۔ جس کی برکات دائمی ہیں اور ہم سب اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں جس کی حفاظت کے لیے ہم کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔

خلافت احمدیہ ایک ایسی نعمت ہے جس سے جماعت احمدیہ کے علاوہ باقی دنیا لاعلم ہے وہ اس نعمت کا مزا چکھ ہی نہیں سکتی جو نعمتِ عظمیٰ خدا تعالیٰ نے احمدیوں کو عطا کی ہے اسی خلافت حقہ کی بدولت ہی تو ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہی خلافت ہے جس نے ہم ننھی منی بچیوں کا تعلق اپنے خالق حقیقی سے جوڑ دیا ہے۔ یہی وہ حبل اللہ ہے جو تفرقے سے بچاتی ہے۔ یہی وہ شجر طیبہ ہے جس پر رضائے الہیٰ کے پھل لگتے ہیں۔ یہی وہ ابر رحمت ہے جو صحراؤں پہ ٹوٹ کر برستی ہے۔ یہی وہ نور ہے جو ظلمات کو دور کرتی ہے اور دنیا کو نور حقیقی سے منور کر رہی ہے۔

پیاری بہنو! اس خلافت کی حفاظت کرنے، اس کے لیے قربانی کرنے میں ہی ہماری بقا ہے خلافت کی ترقی سے ہی ہماری کامیابی ہے۔

خدا کا ہاتھ پنہاں ہے خلافت کے ارادوں میں
مرادیں حق کی شامل ہیں خلافت کی مرادوں میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”جو خالص ہو کر خلافت کے مطیع اور فرمانبردار ہوں گے یہی لوگ حقیقی رنگ میں خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں۔ خلافت کی حفاظت کرنے والے ہیں اور خلافت ان کی حفاظت کرنے والی ہے۔ خلیفہ وقت کی دعائیں ان کے ساتھ ہوں گی۔ ان کی تکلیفیں خلیفہ وقت کو ان کے لیے دعائیں کرنے کی طرف متوجہ کرنے والی ہوں گی۔ یہ اعمال صالحہ بجالانے والے ہی ہیں جن کا خلافت سے رشتہ اور خلافت کا ان سے رشتہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 28 مئی 2021ء)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 30 مئی 2003ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ناصرات کے معنوں کو مدنظر رکھ کر خلافت کا مددگار بنائے اور عہد کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

طالب دعا

(عیشہ انیل۔ جرمنی)